

آؤ، خود دیکھ لو 7

دوخ کا دوست



dūlhe kā dost
The Friend of the Bridegroom
by Bakhtullah
[Ao, Khud Dekh Lo 7]
(Urdu—Persian script)

© 2023 www.chashmamedia.org
published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is a collage of Clker-Free-Vector-Images
<https://pixabay.com/images/id-297283/>; J. Kemp/R. Gunter
<https://freebibleimages.org/illustrations/ls-washing-feet/>; K. Tuck
025-kt-cloud-backgrounds.jpg in https://media.freebibleimages.org/stories/FB_KT_Cloud_Backgrounds/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

2

خدا سے ہی سب کچھ ملتا ہے

3

میری خدمت بس تیاری ہے

4

دُوٹھ کا دوست

7

وہ بڑھتا جائے

8

انجیل، یوحنا 3:22-30

ایک دن میکھی نبی کے شاگرد بے چینی سے اپنے اُستاد کے پاس آئے۔
کہنے لگے، ”اُستاد، جس کے بارے میں آپ نے گواہی دی کہ وہ مسیح
ہے، وہ بھی لوگوں کو پتسمہ دے رہا ہے۔ اب سب لوگ اُسی کے
پاس جا رہے ہیں۔“

► جب میکھی پتسمہ دیتا تھا تو وہ کیا کرتا تھا؟

وہ انہیں پانی میں ڈبو دیتا تھا۔

► پتسمہ کا کیا مقصد تھا؟

پتسمہ لینے والا اس سے تسلیم کرتا تھا کہ میں گناہ گار ہوں۔ اب
سے میں بُرے خیالوں اور کاموں سے دور رہ کر آنے والے مسیح
کے لئے تیار رہنا چاہتا ہوں۔

► میکھی نبی کے شاگرد کیوں اتنے پریشان ہیں؟

زیادہ لوگ عیسیٰ مسیح کے پاس جا رہے ہیں۔ یہ کیسی بات ہے؟
 اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا وہ ہمارا مقابلہ کرنا چاہتا ہے؟ کیا وہ
 ہماری خدمت ختم کرنا چاہتا ہے؟ اور پھر ہمارے اُستاد کا کیا بنے
 گا؟

خدا سے ہی سب کچھ ملتا ہے

► کیا تھی نبی ناراض ہوا؟ کیا وہ مایوس ہوا؟
 نہیں۔ اُس نے بڑی حلیمی سے جواب دیا: ”ہر ایک کو صرف وہ
 کچھ ملتا ہے جو اُسے آسمان سے دیا جاتا ہے۔“
 لکھنا دلچسپ جواب۔

► تھی نبی کیا کہنا چاہتا ہے؟
 سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے ملتا ہے۔ وہی سب کچھ دیتا
 ہے۔ پھر مجھے بلے چین ہونے کی کیا ضرورت ہے۔
 کیا تھی یہ کہتے ہوئے خوش یا دُکھی ہے؟
 وہ خوش ہے۔

ہم بھی بہت موقعوں پر کہتے ہیں کہ اوپر والے کی مرضی۔

► اکثر اوقات جب ہم یہ کہتے ہیں تو کیا ہم خوش یا دُکھی ہوتے ہیں؟ اکثر جب ہم یہ کہتے ہیں تو خوش نہیں ہوتے۔ ہم مایوس ہوتے ہیں کہ خدا نے وہ ہونے نہیں دیا جو ہم چاہتے ہیں۔ کہنے کا مطلب ہے، چلو، میں مجبور ہوں۔ خوش نہیں ہوں مگر کیا کروں؟ لیکن یہی مایوس نہیں ہے۔ وہ کندھے اچکا کر نہیں کہتا کہ چلو خدا کی مرضی۔ بالکل نہیں۔ وہ خوش ہے۔

میری خدمت بس تیاری ہے

خوشی کی اہمیت کی ہر بات سے چھلکتی ہے: میں نے تو کہا تھا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔ مجھے تو صرف اُس کے آگے آگے بھیجا گیا ہے۔ میں صرف اُس کی راہ کو تیار کرنے آیا ہوں۔ جس طرح یسعیاہ بنی نے پیش گوئی کی تھی،

ریگستان میں رب کی راہ تیار کرو! بیابان میں ہمارے خدا کا راستہ سیدھا بناؤ۔ [...] تب اللہ کا جلال ظاہر ہو جائے گا، اور تمام انسان مل کر اُسے دیکھیں گے۔ (یسوعیاہ 3:43)

میرا بس ایک ہی کام ہے: اس راہ کو تیار کرنا۔ جب خدا کا جلال مسیح میں ظاہر ہو گیا ہے تو مجھے مایوس ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ جو خدمت مجھے دی گئی ہے وہ مکمل ہو گیا ہے۔ میں نے راستہ تیار کر رکھا ہے اور بس۔ میری طرف سے کوئی کمی نہیں رہی۔

مسیح کا پیروکار ہمیشہ ایسا ہی سوچے گا۔ اصل اُستاد اور بادشاہ وہی ہے۔ میرا کام بس اُس کی راہ کی تیاری کرنی ہے۔ اصل کام وہی کرتا ہے۔ وہی دلوں کے قلعوں کو توڑ کر اپنا راج قائم کرتا ہے۔ ہم انسانوں کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔

دُولٹھ کا دوست

تب تیجی بُنی ایک چونکا دینے والی مثال پیش کرتا ہے: دُولٹھا ہی دُلھن سے شادی کرتا ہے، اور دُلھن اُسی کی ہے۔ دوست تو دوست ہی

ہے چاہے کتنا اپھا دوست کیوں نہ ہو۔ ہاں، دوست ضرور دولٹے کی خوشی میں شریک ہوتا ہے۔ دولٹے کی آواز سن سن کر اُس کی خوشی کی انتہا نہیں ہوتی۔ میں بھی ایسا ہی دوست ہوں۔

► دولٹے کی مثال سے وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟

وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ مسیح دولھا ہے جبکہ میں دولٹے کا دوست ہوں۔

► دوست سے کیا مراد ہے؟

اُس زمانے میں شادی کا پورا انتظام دولٹے کے قریبی دوستوں کے ہاتھ میں تھا۔ اکثر دو ایسے دوست تھے۔ ان کی ذمے داری یہ بھی تھی کہ دولٹے اور دلھن کو سلامتی سے دولٹے کے گھر پہنچائیں۔ ان کی بہت اہمیت تھی۔ تو بھی وہ شادی کا مرکز اور مقصد نہیں تھے بلکہ دولھا اور دلھن۔ شادی ختم ہونی تو دولٹے کے یہ دوست خاموشی سے چلے جاتے تھے۔

► بھی کے نزدیک دولھا کون ہے؟

دولھا خداوند مسیح ہے۔

► اس سے وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟

مرکزی بات دولہا ہے۔ میں صرف اُس کا دوست ہوں جو شادی کی تیاریوں میں لگا رہتا ہوں۔ مجھے تو دُلہن سے شادی نہیں کرنی ہے۔ میرا بس یہ فرض ہے کہ شادی کے انتظام پر دھیان دوں۔ دولہ کی آواز سن کر ہی میری خوشی کی انتہا نہیں ہوتی۔ اور شادی کی تکمیل پر میرا کام بھی ختم ہو جائے گا۔

► تو پھر دُلہن کون ہے؟

اس کے لئے ہمیں تھوڑی گہرائی میں جانے کی ضرورت ہے۔ نبیوں نے صدیوں پہلے فرمایا تھا کہ ایک مسیحانہ وقت آئے گا جب خدا اپنی قوم کو یوں قبول کرے گا جس طرح دولہ اپنی دُلہن کو یسوعیہ اُس وقت کے بارے میں فرماتا ہے،

جس طرح دولہ دُلہن کے باعث خوشی مناتا ہے
اُسی طرح تیرا خدا تیرے سبب سے خوشی منائے گا۔

(یسوعیہ 5:62)

یحییٰ بنی یہ کہہ رہا ہے کہ اب یہ وقت آگیا ہے۔ امسح آگیا ہے۔ وہی دولہا ہے۔ اور اُس کی دُلہن اُس کی قوم ہے، وہ جو اُس پر

ایمان رکھتے ہیں۔ مسیح اپنی قوم کو بلا نے آیا ہے، اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ اب تک میں دولٹے کی تیاریوں میں لگا ہوں کیونکہ میں اُس کا دوست ہوں۔ لیکن انتظام کروانے کا میرا کام ختم ہونے والا ہے اور میں بڑا خوش ہوں۔ میں کس طرح غم کھا سکتا ہوں؟

وہ بڑھتا جائے

تب تھی بھی ایک گھری روحانی حقیقت بیان کرتا ہے: لازم ہے کہ وہ بڑھتا جائے جبکہ میں گھٹتا جاؤ۔

► اس سے وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟

اہم بات مسیح ہے۔ میری خدمت اُس کی نسبت صفر ہے۔ جب وہ آموجود ہوا ہے تو میرا کام ختم ہونے والا ہے۔ اُس کی تعریف ہو۔ بس یہ بات اہم ہے کہ اُسے جلال ملے، وہی بڑھتا جائے۔ دولٹے کو دیکھ کر میری خوشی پوری ہو گئی ہے۔

ایک بار مسیح نے فرمایا، ”جو اول ہونا چاہتا ہے وہ سب سے آخر میں آئے اور سب کا خادم ہو“ (مرس 35:9)۔ تیکھی میں یہی خادمنانہ روح تھی۔ وہ سب کی خدمت کرنے کو تیار تھا۔ بس، دولٹے کو خوش رکھنا ہے۔
کچھ دنوں بعد تیکھی نبی شہید ہوا۔

► کیا اُس کی خدمت بے فائدہ تھی؟

بالکل نہیں۔ جو کام اُسے دیا گیا تھا وہ مکمل ہوا تھا۔ مسیح کی راہ تیار ہوئی تھی۔ دولٹا آ گیا تھا۔

انجیل، یوحنًا 3:22-30

اس کے بعد عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ یہودیہ کے علاقے میں گیا۔ وہاں وہ کچھ دیر کے لئے ان کے ساتھ ٹھہرنا اور لوگوں کو پرنسپل دینے لگا۔ اُس وقت تیکھی بھی شالیم کے قریب واقع مقام عینون میں پرنسپل دے رہا تھا، کیونکہ وہاں پانی بہت تھا۔ اُس جگہ پر لوگ پرنسپل لینے کے لئے آتے رہے۔ (تیکھی کو اب تک جیل میں نہیں ڈالا گیا تھا۔)

ایک دن یسوع کے شاگردوں کا کسی یہودی کے ساتھ مباحثہ چھڑ
گیا۔ زیرِ غور مضمون دینی غسل تھا۔ وہ یسوع کے پاس آئے اور کہنے
لگے، ”أَسْتَادُ، جَسْ أَدْمَى سَمِعَ أَنْتَ كَمْ دَرِيَّةً يَرْدَنَ كَمْ
مَلَاقَتْ هَوْنَى اُور جَسْ كَمْ بَارَ مَيْنَ آپْ نَزَّلَ گَواهِي دَى كَه وَه
مَسِحَ هَيْ، وَه بَهْجَى لَوْگُوں کو پَتَّسَمَه دَے رَهَا ہے۔ اب سب لَوْگ
أُسَى كَمْ پَاسْ جَارِ ہے مَيْنَ۔“

یسوع نے جواب دیا، ”ہر ایک کو صرف وہ کچھ ملتا ہے جو اُسے
آسمان سے دیا جاتا ہے۔ تم خود اس کے گواہ ہو کہ میں نے کہا،
”میں مسیح نہیں ہوں بلکہ مجھے اُس کے آگے آگے بھیجا گیا ہے،
دُولھا ہی دُولھن سے شادی کرتا ہے، اور دُولھن اُسی کی ہے۔ اُس
کا دوست صرف ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور دُولھے کی آواز سن سن
کر دوست کی خوشی کی انتہا نہیں ہوتی۔ میں بھی ایسا ہی دوست
ہوں جس کی خوشی پوری ہو گئی ہے۔ لازم ہے کہ وہ بڑھتا جائے
جبکہ میں گھٹتا جاؤں۔“